عزت و ذلت کا مفہوم

شیخ محمد الغزالی

ترجمہ: محمد فاروق خٹک

عزت و ذلت کا مفہوم مختلف زمانوں میں اقوام و مذاہب کے درمیان مختلف رہا ہے۔ کسی نے دولت کو معیار بنایا اور کسی نے اقتدار کو' جبکہ اسلام کا موقف بالکل واضح ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (بنی اسرائیل ۱۷:۷۰) "یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انھیں خشکی و تری میں سواریاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی"۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اسے اپنی خلافت کا اعزاز بخشا۔ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (البقرہ ۲:۳۰) "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ انسان کی عزت کسی صاحب اقتدار یا صاحب ثروت کے سامنے جھکنے کے بجائے اللہ کی اطاعت کرنے اور خَلِيْفَةُ اللّٰه ہونے کا حق ادا کرنے میں ہے کیونکہ کل عزت اللہ کے لیے ہے۔ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (النساء ۴:۱۳۹) "عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے"۔

اسلام نے مسلمانوں پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہلکا' بے وزن' ذلیل و کمزور سمجھیں اور کسی صاحب حیثیت شخص کو دیکھ کر اپنے دل میں کمتری کا احساس پیدا کریں۔ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے دنیا کے حصول پر غم کا اظہار کیا' اس نے اپنے رب سے ناراضی کا اظہار کیا۔ جو اپنے اوپر نازل ہونے والی مصیبت پر ہنگامہ کرتا ہے وہ اللہ سے واویلا کرتا ہے۔ جو کسی مال دار کو دیکھ کر اس کی دولت و ثروت کی وجہ سے خاکساری کا اظہار کرتا ہے وہ اللہ کو ناراض کرتا ہے' اور جو قرآن کو پاکر بھی اہل دوزخ کا سا عمل کرتا ہے' وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے"۔ (طبرانی)۔ دوسری روایت ہے: "جو کسی مال دار کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور دنیا میں اس کی عزت اور بلندی کی وجہ سے اس کے سامنے فروتنی کا اظہار کرتا ہے تو اس کا دو تہائی دین ختم ہو گیا' وہ جہنم میں جائے گا"۔ یہ حدیث ان افراد کے لیے تنبیہ ہے جو گردش زمانہ سے مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں تو چیخنے پکارنے

تکتے ہیں اور مدد کے لیے انسانوں ہی سے امید کرتے ہیں اور مقصد بر آری کے لیے اہل دولت و ثروت کی خاک چھانتے نظر آتے ہیں۔ محرومی سے تکلیف کا احساس کرنا پستی نہیں، لیکن محرومی کا ذلت و رسوائی میں تبدیل ہو جانا، اسلام کی نگاہ میں قابل نفرت عمل ہے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا: "جس نے برضا و رغبت ذلت کو قبول کرلیا، وہ ہم میں سے نہیں"۔

ایک مسلمان کا اپنے نفس، اپنے دین اور اپنے رب کی توقیر کرنا دراصل اس کے ایمان کی عظمت کی علامت ہے۔ یہ مومن کی غیرت کے خلاف ہے کہ وہ کسی بااقتدار شخص کے سامنے اپنے کو چھوٹا محسوس کرے یا کسی بھی جگہ ذلیل و حقیر ہو یا کسی انسان کا ضمیمہ بن کر رہے۔

اس میں ایک طرف سرکشی اور نافرمانی سے اجتناب ہے تو دوسری طرف ذلت و رسوائی سے بھی دوری ہے۔ جس قدر اللہ کے سامنے عاجزی و پستی ہے، اسی قدر بندوں کے سامنے اپنے مقام کا احساس ہے۔ عزت، حمیت اور خودی کا احساس وہ نمایاں صفات ہیں جن پر اسلام نے زور دیا ہے اور معاشرے کی تعمیر و تشکیل میں انھیں بنیادی حیثیت دی ہے۔ ان ہی صفات کی طرف حضرت عمرؓ بن خطاب نے اپنے اس قول میں اشارہ کیا ہے: "وہ شخص مجھے بے حد محبوب ہے جس کے اوپر ذلت تھوپی جائے اور وہ اسے قبول کرنے سے کھلم کھلا انکار کر دے"۔

پانچ وقت اذان و صلوٰۃ میں اللہ کی تکبیر کا اعلان مومن کے لیے یہ تذکیر ہے کہ اللہ کے سوا بڑائی کا ہر دعوے دار اور خواہش مند جھوٹا ہے اور خداوند قدوس کے علاوہ ہر متکبر حقیر ہے۔

عزت ہر انسان کا پیدائشی حق ہے اور اس کا حصول واجب ہے۔ اسلام نے جب ایک مسلم کو عزت کی وصیت اور تاکید کی تو اس کے حصول کے ذرائع کی نشان دہی بھی کر دی اور اس کے وسائل آسان بنا دیے۔ اس نے بتایا کہ عزت اور بزرگی تو تقویٰ کی وجہ سے ہے، بلندی و برتری خدا کی عبادت سے حاصل ہوتی ہے اور عزت و طاقت اللہ کی اطاعت سے نصیب ہوتی ہے۔ جو مسلمان اس راز کو سمجھ لے، اور پھر ان حقوق کے حصول کی راہ میں رکاوٹ بننے والوں کے خلاف دفاع کرے تو یہ جہاد فی سبیل اللہ ہو گا۔ یہ محض انفرادی حقوق کا دفاع نہ ہو گا بلکہ عوامی حقوق اور بلند اقدار کا تحفظ بھی ہو گا۔ حدیث میں ہے: "جو شخص اپنے حقوق کا دفاع کرتا ہوا مارا جائے، وہ شہید سمجھا جائے گا"۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: "یارسولؐ اللہ! اگر کوئی شخص میرا مال ہڑپ کر جائے تو میرا کیا رویہ ہو گا؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا: "تم اسے اپنا مال مت دو"۔ پوچھا: "اگر وہ جنگ پر آمادہ ہو؟" فرمایا: "تو اس سے جنگ کرو۔ پوچھا: "اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟" جواب دیا: "تم شہید ہو گے"۔ پوچھا: "اگر میں نے اسے قتل کر دیا تو اس کا حشر کیا ہو گا؟" آپؐ نے فرمایا: "وہ جہنم میں جائے گا" (مسلم)۔

جی ہاں--- ایک مومن کی عزت و غیرت کا تقاضا ہے کہ وہ غاصب کا لقمہ نہ بن جائے۔ ہر حریص اور لالچی کی دستبرد کا نشانہ نہ بنے بلکہ اپنی جان، مال اور عزت و آبرو کے دفاع پر مرمٹے۔ اگر اس راہ میں خون بہے تو کوئی حرج نہیں، اس لیے کہ بلند اقدار کی حفاظت کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ایک ایک مسلمان کا اخلاق یہ تو ہونا چاہیے کہ اسے کمتر پر غصہ آ جائے تو اسے معاف کر دے لیکن جو اس پر چڑھ دوڑنے کی جرات کرے اور صاحب اقتدار ہو تو اس وقت اخلاق کا تقاضا ہے کہ اسے سبق سکھلایا جائے اور اس کی گوشمالی کی جائے تاکہ اس کے رعب و داب کا بھرم کھل جائے۔ کم تر سے عفو و درگزر اور مجرموں کی گوشمالی، مومنین کی شرافت کی دوسری شکل ہے۔

انسان کی سرشت میں کمزوری و بے چینی کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ وہ بسااوقات اپنی ضروریات کی تکمیل اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے فرد کے ساتھ عاجزی کا رویہ اختیار کرنے لگتا ہے۔ اس سے اس کی عزت نفس کو ٹھیس لگتی ہے۔ اسی لیے اللہ کے رسولؐ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم ان معاملات میں کمزور نہ پڑیں بلکہ فولاد سیرت ثابت ہوں، اپنی پیشانی بلند رکھیں، اور اپنے مطلوبہ مقاصد کے لیے جدوجہد میں لگے رہیں۔ فرمایا: "اپنی ضروریات کی تکمیل عزت نفس کے ساتھ کرو، اس لیے کہ معاملات تقدیر کے پابند ہوتے ہیں"۔ مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاملات کی باگ ڈور اللہ کے حوالے کر دے اور اسی پر بھروسہ کرے۔ اپنے دین کی اہمیت اور عظمت کا احساس رکھے اور اسے کمتر تصور نہ کرے۔ اپنی قدر کرے، کسی احمق کو اس بات کا موقع نہ دے کہ وہ اس پر بڑائی جتا سکے، اس لیے کہ کوئی بھی فیصلہ اسی وقت نافذ ہوتا ہے جب اس میں اللہ کی مرضی کارفرما ہوتی ہے۔

ہم بیشتر اوقات یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ ہم اپنے معاملے میں شکست کھا گئے ہیں، لیکن یہ احساس صحیح نہیں ہے۔ اس سے خدائے قوی و عزیز کے حق کی نفی ہوتی ہے جیسے کوئی چیز عاجز و درماندہ نہیں کر سکتی۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (یوسف ۱۲:۲۱) "اللہ اپنا کام کر کے رہتا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں"۔

حق سے زیادہ قریب، زیادہ نفع بخش اور مسائل کے حل میں مددگار یہی شکل ہے کہ مسلمان ہر حالت میں عزت نفس کا خیال رکھے۔ کسی ضرورت کے سامنے نہ جھکے، کسی مصیبت کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکے۔ بس مولائے حقیقی سے دعا و مناجات کرے، اسی سے لو لگائے، اسی کے سامنے فروتنی و خاکساری کا اظہار کرے، کسی بھی مخلوق کے سامنے گریہ و زاری نہ کرے۔ اس سرزمین پر "میر کارواں" بن کر رہے۔ زمین کی پستیوں میں آسمان بن کر جیئے اور صاحب حیثیت کی طرح زندگی گزارے۔